بھی ریاستی ظلم بند کریں۔ اور جہاں کہیں ظلم ہورہا ہے۔ بلا تفریق رنگ و نسل، مذہب اس کا خاتمہ کریں۔ ہمیں یہ عرض کرتے ہوئے کوئی عار نہیں کہ اس وقت کراچی تباہی کے دھانے پر کھڑا ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ پورے ملک میں اپنا الگ تھلگ ایجنڈا رکھتی ہے۔ ہر طرف ظلم کا بازار گرم ہے۔ لوگ یرغمال بنے ہوئے۔ ان کی جان، مال آبرو محفوظ نہیں۔ ان کے گرو بیرون ملک سے احکامات صادر کرتے ہیں۔ اگر موجودہ حکومت قیام امن کے لیے مخلص ہے۔ اور واقعی ملک کو امن کا گہوارہ بنانا چاہتی ہے۔ تو بلا تفریق ظالموں کا محاسبہ کرے۔ اور مظلوموں کی مدد کرے۔ میں تمام سیاسی، دینی جماعتوں کے ارباب دانش سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ صرف ایک ایجنڈے پر جمع ہو جائیں۔ کہ ہم آج کے بعد کسی ظالم کا ساتھ نہ دیں گے۔ اور ہر مظلوم کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ میں پورے وثوق کے ساتھ یہ دعوی کرتا ہوں کہ چند دن میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ باقی سب کہانیاں ہیں۔

قانون کی حکمرانی!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن صلاحیتوں سے نوازا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اچھائی اور برائی میں تمیز کرسکتا ہے۔ نیکی اور بدی کی پہچان رکھتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ انسان اپنے مفادات کی خاطر یا ذاتی خواہشات کی تکمیل کے لیے وہ برائی یا بدی کا انتخاب کرتا ہے۔ خود بھی تباہ ہوتا ہے۔ اور اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی پراگندہ کرتا ہے۔ مفاد پرستوں کا ٹولہ معاشرے کے تمام شعبوں میں پایا جاتا ہے۔ اپنے مفاد کے حصول میں وہ ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔ کبھی کسی کے آلہ کار بن کر شب خون مارتے ہیں۔ تو کبھی مال وزر کی ہوس کے اسیر ہوتے ہیں۔ یہ گھناونے کردار معاشرہ میں موجود رہتے ہیں۔ ایک کے بعد کسی دوسری واردات کے لیے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ اس لیے کہ انہیں کبھی قانون کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی ان پر فرد جرم لگا کر سزا دی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں دیکھ کر اور لوگ بھی یہی دھندہ اختیار کر لیتے ہیں۔

مثال کے طور پر کسی گھر میں چور یا ڈاکو داخل ہوتے ہیں۔ مجرموں کا مفاد اس میں ہے کہ کسی مزاحمت کے بغیر نقدی اور زیورات حاصل کر لیں۔ اور چلتے بنیں۔ جبکہ گھر والوں کا بھلا اس میں ہے کہ وہ

اپنی جان مال اور آبرو کی حفاظت کریں۔اور چور یا ڈاکوؤں کی دسترس سے بچیں۔بفرض محال چور کامیابی سے واردات کر کے فرار ہو جاتے ہیں۔تو اس کے بعد گھر والوں کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ آخر یہ چور آئے کہاں سے ان کی مدد اور رہنمائی کرنے والا کون ہے۔اگر کوئی گھر کا فرد ان کے ہمراہ شامل ہے تو اس کا مواخذہ قانون کے مطابق ہونا چاہیے۔اسے چھوڑ دینا اور اس پر مٹی ڈالنا آئندہ کے لیے خطرناک ہوگا۔آخر اس پر قانون کے مطابق کاروائی کرنے میں کیا چیز مانع ہے۔ٹھیک ہے چور یا ڈاکو ہاتھ نہیں آئے۔لیکن ان کا آلہ کار اور گائیڈر تو سامنے ہے۔اسے نشانہ عبرت بنائیں۔تاکہ آئندہ کے لیے آپ کا گھر محفوظ ہو سکے۔

بالکل اسی طرح ہمارا وطن عزیز ہے۔ہمارے اپنے فادات ہیں۔ملکی سالمیت آزادی،خود مختاری ہمیں عزیز ہے۔پاکستان کے قیمتی اثاثے اور اس میں بسنے والے لوگ ان کی جان،مال،آبرو کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔جبکہ دشمنان پاکستان کے اپنے مفادات ہیں۔وہ ہمیں کمزور کر کے ٹکڑوں میں بھانٹنا چاہتے ہیں۔ہمارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔بدی کے فروغ میں اپنا سرمایہ لگا رہے ہیں۔بدقسمتی سے ان کے ایجنڈے کی تکمیل میں انہیں اعلیٰ منصب پر براجمان لوگ مل جاتے ہیں۔جو ان کے آلہ کار بن کر ظلم وزیادتی کرتے ہیں۔اب اگر دشمنان پاکستان ہمارے ہاتھ نہ لگ سکیں۔تو کم از کم وہ لوگ تو ہماری دسترس میں ہیں۔جنہوں نے ان کا آلہ کار بن کر واردات کی۔اور ان کے کام کو آسان کیا۔ان کے خلاف قانون حرکت میں کیوں نہیں آتا؟اگر شروع دن سے قانون کی حکمرانی ہوتی۔اور پہلے مجرم کو قرار واقعی سزا مل جاتی تو آج یہ حالات نہ ہوتے۔جن سے ہم دوچار ہیں۔

ساٹھ سال سے تمام بڑے بڑے مجرم امن کو پامال کرنے والے قانون شکنی کرنے والے خزانہ لوٹنے والے،بنکوں سے قرضے معاف کرانے والے دھندناتے ہیں۔اور کھلے عام اپنی کرتوں پر فخر کرتے ہیں۔اور اشرافیہ میں قدم رکھتے ہیں۔ان کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔عالمی اور قومی مسائل پر لیکچر دیتے ہیں۔تو ان کو دیکھ کر اور لوگ بھی اسی راستے پر چل نکلتے ہیں۔

چلیے سابقہ جو ہوا سو ہوا۔ مگر اب تازہ واردات کرنے والے پرویز مشرف موجود ہیں۔ ان کے خلاف قانون کو حرکت میں لائیں۔ جو سزا قانون میں موجود ہے۔ وہی دیں۔ کسی قسم کی زیادتی نہ کریں۔ اور وہ لوگ جو اس کے ہمنوا تھے۔ اور قومی جرائم میں ملوث ہیں۔ ان کے ساتھ بھی قانون کے مطابق سلوک کریں۔ کسی سے رائے لینے کی ضرورت نہیں۔ ہم امید کر سکتے ہیں کہ اس کے بعد کسی ایسی جرأت نہ ہوگی۔

حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ قانون کی بالا دستی قائم کرے۔ پاکستان کے موجودہ حالات کی درستگی کی ضمانت بھی قانون کی حکمرانی سے مشروط ہے۔ جب تک کوئی حکمران خود بھی اس کے تمام اعیان قانون کا احترام نہ کریں گے۔ اور اس کا اطلاق پورے ملک پر نہ کریں گے۔ حالات درست نہیں ہو سکتے۔ پاکستان میں ایک سپاہی سے لیکر اعلیٰ افسر تک سب اپنے آپکو قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ اگر کبھی قانون کے دائرے میں آ جائیں۔ تو ان کے لیے بڑی سفارشیں آ جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں کیسے حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔

قانون کی بالا دستی کے بہت سے فائدے ہیں۔ جس میں سے اہم تر یہ ہے کہ حکومت کو ریلیف ملے گا۔ ناجائز کام ختم ہو جائیں۔ اور حق دار کو حق ملے گا۔ سیاسی، مذہبی دباؤ از خود دم توڑ جائیں گے۔ سفارش کرنے والا ہزار بار سوچے گا۔ یہاں میرٹ کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔ سرکاری اہل کاروں کا وقت بچے گا۔ کوئی تنگ نہ کرے گا۔ لہذا اس کام کی ابتداء ہو جانی چاہیے۔ اور اس کا آغاز بہرحال ان لوگوں کے خلاف کاروائی سے ہو جانا چاہیے۔ جو قومی جرائم میں شامل ہیں۔ جن میں جنرل پرویز مشرف اور اس کے دست بازو خواہ ان کا تعلق سیاسی جماعتوں سے ہو یا مذہبی دینی جماعتوں سے۔ ان تمام پر جرائم کے مطابق ان کے خلاف F.I.R درج کی جائے۔ اور قانون کی بالا دستی کے لیے ملک میں قانون کی حکمرانی کے لیے قانون ہی کے مطابق سزا دی جائے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس کے بعد ادنی سے اعلی تک قانونی دارے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں گے۔ اور قانون شکنی کی روایات از خود دم توڑ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قانون کا احترام کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔